JOURNAL OF ACADEMIC RESEARCH FOR HUMANITIES
ISSN 2663-192x

HJRS Link: Journal of Academic Research for Humanities (HEC-Recognized for 2022-2023)
Edition Link: Journal of Academic Research for Humanities, 3(2) April-June 2023
License: Creative Commons Attribution-Share Alike 4.0 International License
Link of the Paper: https://www.jar.bwo.org.pk/index.php/jarh/article/view/119/version/119

THE TRINITY IN THE LIGHT OF QUR'AN AND BIBLE: A COMPARATIVE AND ANALYTICAL STUDY

عقیدۂ تثلیث قرآن اور بائبل کی روشنی میں: تقابلی اور تجزیاتی مطالعہ

Corresponding & Author 1: **Dr Muhammad Ajmal Farooq**, Lecturer, Islamic Research Institute, International Islamic University Islamabad

Author 2: **Dr Najmuddin Kokab Hashmi**, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, MY University, Islamabad

Paper Information

Citation of the paper:
(APA) Farooq, Muhammad Ajmal, and Hashmi, Najmuddin Kokab (2023). The Trinity in the Light of Quran and Bible: A Comparative and Analytical Study. Journal of Academic Research for Humanities, 3(2), 61-67.

Subject Areas:
1 Religious Studies
2 Humanities

Timeline of the Paper:
Received on: 31-12-2022
Reviews Completed on: 20-03-2023
Accepted on: 10-04-2023
Online on: 20-04-2023

Recognized:
Published by:
Abstract

Doctrines are a part of each religion. To believe in God is a fundamental doctrine in world religions. The trinity has a vital root in Christianity. Qur'an explores the trinity according to the divine dimension in Islam. Being closer religions, Christianity and Islam have sometimes a sense of understanding because of revelation. This study explores the right way of philosophy in the Trinity. In particular, the present research thoroughly addresses the following key questions for the matter of Trinity in the Christianity and Islam: what is the Trinity? How can be defined the Trinity with the word philosophy or doctrine? What are the historic procedures to develop the Trinity by the figures in Christianity? What do the divine sources; Qur'an and Bible present the fundamental principle toward Trinity? Both community members may have a positive understanding of communal tolerance and humbleness in the development of an inclusive society in the country. In the sense of Philosophy, divine books have the right direction to keep to the right way of acquiring human knowledge with divine guidance. It is a purposeful study with intellectual themes even in the contemporary world as well as in the previous history of humanity. This study opens a new avenue of research with comparative and analytical methods.

Keywords: *Doctrine, Trinity, Bible, Qur'an, Christianity and Islam, Christian Councils*

تمہید

دین، انسان کی فطرتی ضرورت ہے جس کی وجہ سے یہ معاشرے میں کسی نہ کسی صورت میں ضرور پایا جاتا ہے۔ تاریخ انسانی اس بات کی گواہ ہے کہ انسان اپنی طبیعت، خواہش اور ضرورت کے مطابق، دین میں تبدیلیاں بھی کرتا رہا ہے۔ بغیر الوہی رہنمائی کے، وحدانیت سے کثرت کی طرف سفر انسانی سوچ اور فکر کا نتیجہ ہے۔ خدا سے متعلق غیر سماوی ادیان میں پائی جانے والی فلسفیانہ اور اکثریتی مباحث سے متاثر ہو کر ایک خدا کو ایک خاندان کی صورت میں تسلیم کر لیا، نہ صرف تسلیم کیا بلکہ اسے عقیدہ بنا الیا، انھیں میں سے مسیحیت کا "عقیدۂ تثلیث" ہے۔

الہامی ادیان ہونے کی وجہ سے، اسلام اور مسیحیت کا آپس میں تعلق متنوع قسم کا ہے۔ ایک طرح سے دونوں ادیان توحید و نبوت پر اپنی بنیاد رکھتے ہیں مگر مسیحیت نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو عقیدہ تثلیث کے لحاظ سے الوہی مرتبہ میں داخل کرنے کے سبب، مقام نبوت سے بھی انھیں الگ کر دیا ہے۔ جس وجہ سے یہ جاننا ضروری ہو گیا کہ عقیدہ تثلیث کی حقیقت کیا ہے؟ مسیحی دین میں اس کی اہمیت کیا ہے؟ اور کیا یہ حقیقت میں توحید ہے یا صرف اسے ماورائے عقل ایک فکر ظاہر کیا گیا ہے جسے انسانی ذہن سمجھ سے بالاتر الوہی عقیدہ سمجھ کر غور و فکر کے تمام زاویوں کو بند کر لے۔ اسی فکر نے توجہ اس جہت کی طرف کروائی کہ کیا عقیدہ تثلیث اپنے اصل مصادر کے لحاظ سے تحقیقی مواد کے ساتھ جانچا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اور اگر اس کا تجزیہ کیا جائے کہ دین مسیحیت کا بنیادی مصدر کتاب مقدس؛ بائبل ہے تو اس میں مسیحیت کے بنیادی عقیدہ تثلیث کے بارے میں کس طرح کے اشارے ہیں، جبکہ قرآن میں عقیدہ تثلیث کے بارے میں کس طرح کی وضاحت ہے اس طرح دنیا کے دو بڑے مذاہب؛ اسلام اور مسیحیت کے بنیادی عقائد؛ توحید و تثلیث کا آپس میں باہمی تعلق واضح ہو جائے گا۔ جس سے ان کے بارے میں اگاہی بھی ہو اور مسیحیت کی طرف سے تثلیث پر توحید کا جو پردہ ظاہر کیا جاتا ہے وہ بھی آشکارا کیا جائے۔ مطالعہ ادیان کے اکثر محققین کی طرف سے عقیدہ تثلیث پر مباحث استقرائی اور جدلی انداز میں پیش کی گئی ہیں جس سے تثلیث کے متعلق مسیحی تحقیق گہنا جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض کتب بھی تحریر کی گئی جیسے: **عیسائیت کیا ہے**؟ مولانا تقی عثمانی کی مختصر تصنیف ہے جس میں تفصیل کے ساتھ عقیدہ تثلیث کو بیان نہیں کیا گیا۔ **استقامت** قاضی سلیمان منصور پوری کی کتاب مسیحی مذہب کے رد میں لکھی گئی ہے۔ مقالہ ھذا میں عقیدۂ تثلیث پر بحث ہر دو مذاہب؛ اسلام اور مسیحیت کے آسمانی صحف میں سے متعلقہ آیات کی روشنی میں کی گئی ہے، تاکہ اس عقیدہ سے متعلق مسیحیت کے اصل نظریات سامنے آسکیں۔ پھر دونوں قسم کی آرا پر تجزیہ کے ذریعے اصل حقائق کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ لہذا مقالہ ھذا میں بنیادی مصادر کو بروئے کار لاتے ہوئے تاریخی اور تحلیلی مناہج کے ذریعے بحث کی گئی ہے، تاکہ مثبت انداز میں نتائج اخذ کیے جائیں۔ بایں ہمہ جہاں ضرورت محسوس کی گئی وہاں تثلیث سے متعلقہ قرآنی آیات کا منطقی تجزیہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

ادیان عالم کا مقصود بندے کا خدا سے تعلق جوڑنا ہے، دین سماویہ کی بنیاد اسی تعلق پر رکھی گئی ہے، پھر دین میں جو عناصر اس تعلق کو جوڑتے ہیں انھیں عقائد کہا جاتا ہے۔ جس طرح اسلام میں عقیدہ توحید ہے، اسی طرح مسیحیت میں عقیدۂ تثلیث ہے۔ جس طرح اسلام کی بنیاد چند عقائد پر ہے ٹھیک اسی طرح عیسائیت کی بنیاد بھی مختلف قسم کے عقائد پر ہے جن میں سے عقیدۂ تثلیث کو اولین حیثیت حاصل ہے۔ علامہ جرجانی عقائد کے بارے میں ذکر کرتے ہیں: "مایقصد فیہ نفس الاعتقاد دون العمل" عقائد سے عمل کے بغیر، یقین اور اعتقاد کی پختگی مقصود ہے۔(الجرجانی، ۱۹۸۴، ص ۱۲۸) لہذا عقیدہ اپنی ھئیت میں پختگی پر دلالت کرتا ہے، یعنی عقیدہ جتنا دل میں رسوخ حاصل کرتا ہے اتنا ہی ایک انسان کا تعلق اپنے خدا سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو عقائد کسی دین میں اُس کے بنیادی ڈھانچے پر دلالت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے ہاں "عقیدہ توحید" بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لے کر سید دو عالم حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ تک کاروان انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام "توحید خالص" کا علم بردار تھا۔ قرآن کریم جو اللہ تعالی کی لاریب کتاب ہے اس میں سورۂ توحید (اخلاص) کا

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی مثل ہے "الخلق عیال اللہ" (مزروعہ، ۲۰۰۱، ص ۰۸) ۔ یوحنا حواری کی یہ عبارت موجودہ انجیل میں اب بھی مسیح علیہ السّلام کے نبی ہونے اور عقیدہ توحید کا داعی ہونے پر دلالت کر رہی ہے:۔ هذه الحياة الابدية ان يعرفوك انت الاله الحقيقى وحدك والّذى ارسلته يسوع المسيح۔ حیات ابدیہ یہ ہے کہ وہ تجھ کو پہنچانے کہ تو حقیقی ایک الہ ہے جس نے مجھے یسوع مسیح بنا کر بھیجا ہے (یوحنا ۳: ۱۷)۔

"لا تضطرب قلوبكم،امنوا بالله وامنوا به" تم اپنے قلوب کو مضطرب نہ کرو، اللہ پر اور مجھ ایمان لے آؤ۔(یوحنا: ۱۴)

مرقس حواری اپنی انجیل میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مسیح علیہ السّلام اپنے شاگردوں میں بیٹھے تھے تو ایک شاگرد نے سوال کیا: اية وصية هي اول لكل؟فاجاب يسوع اوّل كل الوصايا هي:اسمع باسرائيل؛"الرّب الهنا رب واحد وهذه هي الوصية الاولى" سب سے پہلے کون سی وصیت ہے؟ مسیح علیہ السلام نے جواب دیا کہ: سب سے پہلی وصیت یہ ہے؛ اے اسرائیل! رب ہمارا الہ ہے اور وہ ایک ہے یہی پہلی وصیت ہے (مرقس ۱۲: ۳۰-۳۱)۔

لوگوں نے بھی مسیح علیہ السلام کو "یسوع نبی" قرار دیا ہے نہ کہ ابن اللہ، جیسا کہ متی میں ہے: "لما دخل اورشليم ارتجت المدينة كها قائله من هذا فقالت الجموع هذا اليسوع النبى من ناصرة الجليل"- جب وہ یروشلم میں داخل ہوا تو سارا شہر یہ کہتے ہوئے اُمڈ پڑا کہ یہ یسوع نبی ہیں جو کہ ناصرہ سے آئے ہیں (متی ۲۱: ۱۰) ۔

مسیح علیہ السلام نے متی میں ایک مقام پر اللہ کی واحدانیت کا یوں اعلان فرمایا: "فقاله لماذا تدعونى صالحا، ليس احد صالحا الا واحد وهو الله" اس نے اسے کہا کہ تم مجھے کیوں صالح کہتے ہو، صالح کوئی نہیں مگر وہی یکتا ہے جو اللہ ہے (متیٰ ۱۷: ۱۹) ۔

حضرت مسیح کی اس سے بڑھ کر اپنے متعلق اور کیا صراحت ہو سکتی ہے۔ "قال لهم يسوع لو كنتم اولاد ابراهيم لكنتم تعلمون اعمال ابراهيم ولكنكم الا ان تطلبون ان تقتلوني وانا انسان قد كلمكم بالحق الّذى سمعه من الله" یسوع نے اُن سے کہا کہ اگر تم اولادِ ابراہیم ہو تو پھر تم ابراہیم

نزول فرما کر ایجاز او اختصار کی اعلیٰ مثال قائم کر کے توحید پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اس کے علاوہ بھی مختلف آیات میں بالخصوص اہل کتاب کے "عقیدۂ ابنیت و تثلیث" اور بالعموم مشرکین کے مشرکانہ عقائد کا رد فرما کر یہ ثابت کیا کہ اسلام کی بنیاد عقیدۂ توحید پر ہے۔ چونکہ عقیدہ توحید اسلام کی بنیاد ہے اس لیے اس سے آگاہ ہونا اور اس کی حفاظت کرنا ہر مسلان کے لیے ضروری ہے۔

عقیدۂ تثلیث کی مباحث بائبل میں کس انداز سے ذکر کی گئی ہیں؟ یہ دیکھنے کے لیے آنے والی سطور میں بائبل کی چند آیات کا تجزیہ کرنا ضروری ہے تاکہ مزید اس بحث کو آگے بڑھایا جا سکے، پھر قرآن کے ساتھ اس کا تقابل کر کے اس کی حیثیت کو واضح کیا جائے۔

عقیدۂ تثلیث موجودہ بائبل کی روشنی میں

کسی بھی دین کا بنیادی عقیدہ تبھی اس کے پیروکاروں کا عقیدہ قرار پانے کے قابل ہو گا جب انکی مذہبی کتاب میں اس کا ذکر پایا جائے گ، مگر آج تک کسی محقق اور دانشور نے بائبل میں بھی تثلیث کے متعلق کوئی ایک آیت بھی حاصل نہیں کر سکا، اس کے برعکس کتنی ہی آیات میں عقیدہ توحید کا ثبوت ملتا ہے۔ عقیدہ تثلیث کے لئے ایسی آیات کو بطور ثبوت پیش کیا جاتا ہے جن میں یا تو جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے یا پھر مسیح علیہ السّلام کو "ابن اللہ" قرار دیا گیا۔ وہ آیات حسب ذیل ہیں۔

العہد القدیم کی ایک آیت جس میں جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اسے عظمت و بزرگی کے لئے استعمال کیا گیا۔ متی کی اس آیت کو بھی بطور ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

"This is my beloved Son, in whom I am well pleased." (متیٰ ۳: ۱۷) ۔

اناجیل اربعہ میں یہ اور اس طرح کی دیگر آیات جن میں مسیح علیہ السلام کو بیٹا کہا گیا ہے صرف ابنیت کو ثابت کرتی ہیں، مگر اس میں بھی بحثیت انسان ہونے کے ابنیت کی طرف اشارہ نہیں ہے، بلکہ تقرب و مؤدت مراد ہے کیوں کہ ان اناجیل میں بہت سی ایسی آیات بھی موجود ہیں جو کہ مسیح کی نبوت پر دلالت کرتی ہیں اور یہ کہ وہ انسان ہیں الہ نہیں، ان میں جو "ابن اللہ" کا ذکر ہوا ہے مجاز پر محمول کیا جائے گا اور یہ

کے اعمال سے بھی واقف ہو، جب کہ تم یہ مطالبہ کرتے ہو کہ مجھے قتل کیا جائے۔ میں ایک انسان ہوں تم سب اس حق کو اللہ سے سنو (یوحنا ۱۳: ۳۹۔۴۰)۔

انکے علاوہ بہت سی آیات ایسی ہیں جو موجودہ انجیل میں پائی جاتی ہیں جن میں مسیح علیہ السّلام اللہ کریم کے ایک ہونے اور اپنے آپ کو اس کا بندہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں، مگر کہیں بھی عقیدہ تثلیث کا اعلان نہیں فرمایا۔ حق کا متلاشی جب ان آیات تک رسائی حاصل کرلیتا ہے تو وہ صدق دل سے مسیح علیہ السّلام کی رسالت اور اسکی مقصدیت پر ایمان لے آتا ہے اور وہ یقین کرلیتا ہے کہ جو بذات خود ایک اللہ (کارساز) کی طرف لوگوں کو بلائے وہ بذات خود اللہ یا ابن اللہ ہونے کا کیسے دعوی کر سکتا ہے۔

عقیدۂ تثلیث قرآن کی روشنی میں

مسیحی مصادر سے آیات و اقوال پیش کرنے کے بعد اب ہم اس عظیم کتاب کی طرف چلتے ہیں جس کے حق ہونے میں کسی کو بھی شک نہیں۔ یہ کتاب تحریف و تبدیلی سے مبرّا و منزّہ بھی ہے کیونکہ اسکی حفاظت مالک الملک کے ہاتھوں میں ہے، اس نے تو مسیح علیہ السّلام کے اس اعلان کو بھی محفوظ رکھا ہوا ہے جو کہ آپ نے اپنی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ پر الزام کے رد میں فرمایا: قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا (القران ۱۹: ۳۰) ترجمہ: (بچہ خود) بول پڑا: بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے

گویا یہ سارا علم نبوت کا کمال تھا کہ ننھی زبان جب کھلی تو اس وقت کے تمام الزامات کارد کرنے کے ساتھ ساتھ بعد کے زمانے میں الوھیت و نبوت اور تثلیث کے تمام تر باطل عقائد کو بھی پاش پاش کر دیا، جن کا تعلق ان کی اپنی ذات سے تھا۔

پھر مسیح علیہ السّلام نے بنی اسرائیل کو خالصتا توحید کی طرف بلایا تو قرآن نے ان کی اس دعوت کو ان الفاظ میں محفوظ کرلیا: لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُواْ اللّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّهُ عَلَيهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (القران ۵: ۷۲) ترجمہ: درحقیقت ایسے لوگ کافر ہو گئے ہیں جنھوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابنِ مریم (علیہما السلام) ہے، حالانکہ مسیح (علیہ السلام) نے (تو یہ) کہا تھا: اے بنی اسرائیل! تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا (بھی) ربّ ہے اور تمہارا (بھی) ربّ ہے۔ بیشک جو اللہ کے ساتھ شرک کرے گا تو یقیناً اللہ نے اس پر جنت حرام فرما دی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور ظالموں کے لئے کوئی بھی مدد گار نہ ہو گا

"رَبِّي" کا اشارہ ان کے نظریات و عقائد پر کاری ضرب ہے جو یہ کہتے تھے کہ مسیح ابن اللہ ہیں بلکہ اب وہ خود کہہ رہے ہیں کہ اے بنی اسرائیل! اُس رب کی عبادت کرو جو کہ میرا بھی رب اور تمہار بھی، پھر واشگاف الفاظ میں شرک پر ہونے والی سزا بھی بیان فرمائی۔ الوھیۃ مسیح کے قائلین کا رد کرنے کے بعد قرآن عظیم نے ساتھ ہی عقیدۂ تثلیث پر کاری ضرب بھی لگائی۔ ارشاد ربّانی ہے: لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ ثَالِثُ ثَلاَثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَـهٍ إِلاَّ إِلَـهٌ وَاحِدٌ وَإِن لَّمْ يَنتَهُواْ عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (القران۵: ۷۳) ترجمہ: بے شک کافر ہو گئے وہ لوگ جنھوں نے (یہ) کہا کہ اللہ تیسرا ہے تین (خداؤں) میں سے۔ اور نہیں کوئی خدا مگر ایک اللہ اور اگر باز نہ آئے اس (قول باطل) سے جو وہ کہہ رہے ہیں تو ضرور پہنچے گا جنھوں نے کفر کیا ان میں سے دردناک عذاب

عقیدۂ تثلیث پر طویل بحث کے بعد جب خدائے وحدہ لاشریک کے کلام سے اس عقیدہ پر روشنی پڑتی ہے تو حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ چونکہ عیسائیوں کے نزدیک تثلیث کی مختلف صورتیں تھیں جو کہ مختلف فرقوں میں تسلیم کی جاتی ہیں (جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے)، اُن میں ایک صورت میں تیسری قنوم "روح" کو شامل کیا جاتا ہے جبکہ بعض فرقوں نے روح کی جگہ پر "حضرت سیدہ مریم علیہا السّلام" کو شامل کیا ہے، تو قرآن نے مکالمانہ انداز میں یوں اس پر بحث کی ہے: وَإِذْ قَالَ اللّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَـهَيْنِ مِن دُونِ اللّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلاَ أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ (القران ۵: ۱۱۲) ترجمہ: اور جب پوچھے گا اللہ تعالیٰ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تو نے کہا

اگر اسی قسم کے الفاظ مسیح علیہ السّلام کے لیے استعمال ہوں تو ان سے جزئیت کیسے ثابت ہو سکتی ہے۔ موجودہ انجیل سے بھی قرآن کے اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے کہ روح الامین کے پھونک مارنے سے آپ کی ولادت ہوئی۔ "لما کانت مریم امه مخطوبه لیوسف قبل ان یجتمعا وجدت حبلی من الروح القدس" (متی ۱: ۱۱۸) جب اسکی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حمل پا گئی

عقیدہ تثلیث کے لیے قرآن کے عقلی دلائل

قرآن کریم نے عقلی دلائل کے ذریعے بھی عقیدۂ تثلیث پر روشنی ڈالی ہے مثلا: قرآن نے اکثر عیسی یا مسیح کا لفظ ذکر کیا اس کے ساتھ "ابن مریم" کا کلمہ بھی استعمال کیا تا کہ نصاری کے کانوں میں یہی آواز گونجتی رہے کہ مسیح علیہ السّلام ابن مریم ہیں نہ کہ "ابن اللہ" ہیں جیسا کہ قرآن نے عیسائیوں کو اس طرح متنبہ کیا۔ مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (القران۵: ۷۵) نہیں مسیح ابن مریم مگر ایک رسول۔ گزر چکے ہیں اس سے پہلے بھی کئی رسول اور انکی ماں بڑی راست باز تھی۔ دونوں کھایا کرتے تھے کھانا۔ دیکھو! کیسے ہم کھول کر بیان کرتے ہیں ان کے لیے دلیلیں پھر دیکھو وہ کیسے الٹے پھر رہے ہیں۔

غور طلب آیت کا یہ حصہ ہے "کانا یاکلان الطعام" کہ مسیح علیہ السّلام اور انکی ماں دونوں کھانا ہی تو تناول فرماتے تھے۔ اور جو بھی کھانا کھائے گا اس کے جسم میں خون، گوشت اور ہڈیاں ہی پروان چڑھیں گی۔ جسم سے پسینہ بھی ظاہر ہو گا، فضلہ بھی خارج ہو گا۔ تو یہ تمام چیزیں کیا ہیں؟ یہ انسانی ضروریات ہیں جن کا ایک بشر تقاضا کرتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ تمام بشری ضروریات کسی بھی رسول کے لیے اس کے مرتبے میں کمی کا باعث نہیں بنتیں۔ بس یہی قرآن کا اعلان بھی ہے (مرجان، ۱۹۹۲، ص ۷۷)۔

عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث میں تین الہ ہیں جو کہ صفات و افعال میں مساوی ہو کر ایک "وحدت" بناتے ہیں، یوں وہ "التثلیث فی

تھالوگوں سے کہ بنالو مجھے اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا؟ وہ عرض کریں گے: پاک ہے تو ہر شریک سے، کیا مجال تھی میری کہ میں کہوں ایسی بات جس کا نہیں ہے مجھے کوئی حق؟ اگر میں کہی ہوتی ایسی بات تو تو ضرور جانتا اس کو۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے، بے شک تو ہی جاننے والا ہے تمام غیبوں کا۔

حقیقتا اس آیت مقدسہ پر عیسائیوں کی طرف سے اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ قرآن نے بھی تو عیسی علیہ السّلام کو کلمۃ اللہ کہا ہے اور روح کا ذکر کیا ہے۔ اسی سے تو تثلیث (ذات، کلمہ، روح) ثابت ہوتی ہے۔ حالانکہ معابعد "لا تقولوا ثلثۃ" کے کلمات انھیں نظر نہیں آتے جو کہ قرآنی کلمات ہی ہیں اور قرآن تو الحمدللہ تحریف و تغییر سے پاک ہے۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ لفظ "کلمہ" پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حضرت عیسی علیہ السّلام پر کلمہ کے اطلاق کی وجہ یہ ہے کہ کہ ہر مولود کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالی بزبان قدرت سے "کن" فرما کر اسے اذن ظہور دے اور دوسرا سبب ولادت کا فطری طریقہ ہے۔ پہلا چونکہ نگاہوں سے پوشیدہ ہے اس لیے اسے سبب بعید اور دوسرا چونکہ عادی اور عام ہے اسے سبب قریب کہہ لیجیے۔ اب یہاں دلائل قطعیہ سے ثابت ہے کہ سبب قریب تو موجود نہیں اس لیے ان پر سبب بعید یعنی کلمہ "کن" کا اطلاق کر دیا اور آپ کو "کلمۃ اللہ" یا "کلمۃ منہ" کہہ دیا" (غزالی، ۱۴۲۰ھ، ص ۶۰)۔

اب مزید اسی آیت میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ روح کس لیے فرمایا؟ روح کا معنی ہے "جس کے ساتھ زندگی قائم ہو" اور زندگی کی دو قسمیں ہیں حسی اور معنوی۔ حسی سے مراد (عوامل نفسیہ) چلنا پھرنا، بولنا وغیرہ، اور معنوی مکارم اخلاق وغیرہ۔ اس لیے قرآن کریم کو بھی کئی بار روح فرمایا گیا جیسے: وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا (القران ۴۲: ۵۲) مسیح علیہ السّلام چونکہ حیات حسی اور معنوی دونوں کا مظہر اتم تھے اس لیے آپ کو بطور مبالغہ روح یعنی سراپا روح فرمادی، روح کی اضافت "منہ" کے ساتھ اللہ کریم کی طرف ہے۔ یہ اضافت جزئیت کی نہیں بلکہ تشریف و تفضیل کی ہے (پیر محمد کرم شاہ، ۱۹۹۸، ج ۱، ص ۴۲۴)۔

نظریہ درست ہے یا کم از کم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ عقیدہ تثلیث توحید کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔

سفارشات

اس تحقیق کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم مندرجہ ذیل سفارشات اور تجاویز کو تعلیمی اور تحقیقی مقاصد کا حصہ بناسکتے ہیں:

1. دین انسان کی فطری حاجت ہے، جسے پورا کرنے کے لیے انسان کبھی کبھار حد اعتدال سے بھی گذر جاتا ہے۔ تو انسان کو اعتدال پر رکھنے کے لیے اللہ کریم نے انبیاو علما کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ اُن علما سے رہنمائی حاصل کرتا رہے تاکہ وہ حد اعتدال پر قائم رہے۔
2. ادیان سے اگاہی بھی از حد ضروری ہے، جس کے سبب ایک انسان حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ ادیان جو گمراہی اور ضلالت کی تبلیغ کرتے ہیں اور انسان کے لیے نفع مند نہیں ہیں ،اُن کے متعلق جاننا چاہیے کہ وہ کون سے عقائد ہیں جو انھوں نے از خود قائم کر لیے ہیں یا قیاسیات پر اُن کی بنیاد رکھ لی ہے، اس سے احقاق حق میں تمیز کرنے کا فائدہ بھی ہوتا ہے۔
3. عقائد چونکہ دین کی بنیادی اکائی ہوتے ہیں تو اُن سے متعلق جانتے ہوئے حق میں باطل کی امیزش کی تاریخ اور روایت کا بھی پتہ چلتا ہے جیسا کہ مسیحیت میں عقیدہ تثلیث کا تطور مختلف الجہات افکار کو انسانی ذہن میں پیدا کر دیتا ہے۔ اس لیے اس سے انسانی اذہان میں اٹھنے انتہائی خیالات کے فلسفے کو بھی سمجھنا چاہیے۔
4. توحید و تثلیث کے درمیان بنیادی فرق کو بھی ہر طبقے کے درمیان واضح کر دینا چاہیے۔ ان دونوں انتہاوں کے درمیان اٹھنے والے اور پروان چڑھنے والے دیگر عقائد کو بھی تحقیقی معیارات پر پرکھنا چاہیے تاکہ حق و باطل کو سمجھنے میں مشکلات پیش نہ آئیں۔

تثلیث کے فکری، معاشی، اور سیاسی نقصانات سے بھی قوم کو اگاہ کرنا چاہیے۔ اگرچہ ان میں بلاواسطہ تو ارتباط نہیں پایا جاتا، مگر ضمناً کئی جہتوں سے یہ پہلو آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ اِن کے اس تعلق کی وجہ

التوحید" اور "التوحید فی التثلیث" کا قول کرتے ہیں۔ مگر عقل ایسا تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔ باپ اپنے وجود کے لیے بیٹے کا محتاج نہیں ہوتا مگر بیٹا اپنے وجود کے لیے باپ کا محتاج ہوتا ہے۔ پھر انسانیت (نسل کی بڑھوتری) بیٹے میں موجود ہے پس باپ علۃ اور بیٹا معلول ہے، اللہ کریم کی ذات توعلۃ اور معلول سے ماوراء ہے۔

جب ہم ان کی اس منطق کو علم ریاضیات کی روشنی میں دیکھتے ہیں تب بھی عقل بے بس ہو جاتی ہے مثلا "ایک" کبھی بھی "ایک" سے زیادہ یا کم نہیں ہوتا اسی طرح تین ایک کے مساوی ہوتا ہے، نہ ہی ایک تین کے مساوی ہوتا ہے پس تین (1 + 1 + 1) کا مجموعہ ہے۔ گویا ایک تین کا جز ہوا جو کہ تین کی ذات میں شامل ہے۔ ایک اور تین کو ملانے اور الگ کرنے کے لیے جمع و تفریق کا سہارا لینا پڑتا ہے اور اللہ کریم کی ذات جمع و تفریق سے منزا و مبرّا ہے۔

خلاصہ بحث

الہامی ادیان کی بنیاد، توحید، رسالت، بعث بعد الموت، جزا و سزا اور ملائکہ پر ایمان جیسے عقائد پر ہے۔ ان معتقدات میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام تینوں شامل ہیں۔ مرور زمانہ، طبیعت انسانی اور دیگر مذاہب باطلہ کے اثر سے ان میں سے بعض عقائد و تصورات میں بڑی حد تک تبدیلی آجاتی ہے۔ جس کی بنا پر بعض بنیادی عقائد میں بھی بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس مقالے میں ہم نے تجزیہ اور تقابل سے یہ ثابت کیا ہے کہ عیسائیت الہامی مذہب ہونے اور توحید پر قائم ہونے کے باوجود باطل مذاہب کی فلسفیانہ موشگافیوں سے نہ صرف یہ کہ محفوظ نہیں رہ سکا بلکہ زمانہ قدیم کے فلسفیانہ اور باطل مذاہب کے بعض عقائد کو اختیار کر لیا جن میں تین خداوں کے تصور کو ہی اصل توحید سمجھ بیٹھے ہیں۔ حتی کہ آج کی عیسائیت جس توحید کا پرچار کر رہی ہے وہ در اصل اہل روم کے عقیدہ تثلیث کی ہی فلسفیانہ صورت ہے ۔ اصل توحید الہامی کتابوں میں آج بھی موجود ہے جیسا کہ کچھ اشارے اناجیل اربعہ میں بھی ملتے ہیں اور قرآن کریم میں اس کی پوری تفاصیل بلکہ موجودہ تثلیث کی مکمل تردید کی گئی ہے ۔ مغربی عیسائی محققین بھی اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ توحید کے متعلق قران کا

سے یہ انسانی زندگی پر بھی اثرات ڈالتے ہیں تو اُن اثرات سے بھی اقوام کو آگاہی دینی چاہیے۔

References

Al-Qur’an

Holy Bible

Al-Jurjanī, Ali b. Muhammad b. Ali al-Sharīf(1984) Majma‘ al-Tarīfāt, ed. Ibrahīm abyārī, Dar ul Kutub al-‘arabī, Beirut.

Muhammad Mazrū‘ah, (2001) Dirāsāt fi al-Nasrāniah, al-Azhar Univesity, Cairo

Abu Hamid Muhammad b. Muhammad al-Ghazālī, Al-rad al-Jamīl li Ilahiyat li ‘Eisa bisrīh al-Anjīl, ed. Abu Abdullah al-Salfī, 1429H, al-Maktabah al-‘Asriyah, Beirut.

Mirjān Muhammad Majdī, (1992) Allah Wāhid am Thālūth, Dar ul-Nīqīyah al-Arabiyah, Cairo.

Pīr Muhammad Karam Shah, (1995) Dhiya ul Qur’an Publications, Lahore.